Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 01, January-March 2025, **PP**: 226-233
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

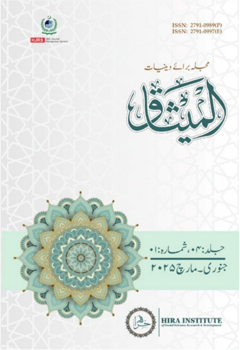

مقاصدِ شریعت کے تعین واستنباط میں عقل اور فطرت کا کردار: متقدمین اور متاخرین علماء کی نظر میں

The Role of Reasoning and Nature (Fiṭrah) in Shaping and Originating the Objectives of Sharīʿah: A Study in the Perspectives of Early and Later Muslim Scholars

1. Salma Kaleem mmuqsit@gmail.com	*PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan.*
2. Dr. Ashfaq Ahmed aahmed@gudgk.edu.pk	*Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan.*
3. Mah Rukh farhangul1001@gmail.com	*PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan.*

How to Cite: Salma Kaleem, Dr. Ashfaq Ahmed and Mah Rukh. 2025: "The Role of Reasoning and Nature (Fiṭrah) in Shaping and Originating the Objectives of Sharīʿah: A Study in the Perspectives of Early and Later Muslim Scholars". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (01): 226-233.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
04-03-2025	26-03-2025	31-03-2025

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Sciences Index, Advanced Science Index, CiteFactor, Asian Research Index, SCI, Google Scholar, اردو جرائد اشاریہ, تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

مقاصدِ شریعت کے تعین واستنباط میں عقل اور فطرت کا کردار: متقدمین اور متاخرین علماء کی نظر میں

The Role of Reasoning and Nature (Fiṭrah) in Shaping and Originating the Objectives of Sharīʿah: A Study in the Perspectives of Early and Later Muslim Scholars

1. **Salma Kaleem**
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan.
mmuqsit@gmail.com

2. **Dr. Ashfaq Ahmed**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan.
aahmed@gudgk.edu.pk

3. **Mah Rukh**
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan.
farhangul1001@gmail.com

Abstract

This article explores the role of reason (‘aql) and human nature (fitrah) in the determination and inference of the objectives of Sharīʿah (Maqasid al- Sharīʿah) as understood by classical and modern scholars. It highlights that Sharīʿah is not merely a set of legal rules but a comprehensive system designed to ensure human well-being in both worldly and spiritual life. The study traces the historical evolution of the concept of Maqasid, from its early emergence in classical jurisprudence to its systematic articulation by later scholars such as Al-Shatibi. Classical scholars like Imam Shafi‘i, Imam Abu Hanifa, and Imam Malik emphasized the interplay of reason and human nature in understanding the wisdom and objectives behind legal rulings, while maintaining the primacy of textual evidence. Modern scholars, including Muhammad al-Tahir ibn Ashur, ‘Allal al-Fassi, and Yusuf al-Qaradawi, have expanded the scope of Maqasid to include human dignity, social justice, and civilizational interests, viewing reason and fitrah as essential tools for adapting Shariah to contemporary challenges. The article concludes that both reason and human nature serve as complementary guides in the comprehension and application of Shariah objectives, bridging the gap between textual injunctions and the ethical and societal imperatives they intend to serve.

Keywords: *Nature, Reasoning, Objectives of Sharīʿah, Islamic History, Islamic Teachings.*

تمہید

اسلامی شریعت ایک جامع اور آفاقی نظامِ حیات ہے جس کا مقصد انسان کی دینی و دنیوی فلاح کو یقینی بنانا ہے۔ شریعت کے احکام محض ظاہری قوانین نہیں بلکہ ان کے پس منظر میں ایسے مقاصد موجود ہیں جو انسانی فطرت، عقلِ سلیم اور اجتماعی مصلحت سے ہم آہنگ ہیں۔ انہی مقاصد کو فقہی اصطلاح میں مقاصدِ شریعہ کہا جاتا ہے۔ فقہ اسلامی کی تاریخ میں مقاصدِ شریعہ کا تصور بتدریج ارتقاء پذیر ہوا۔ ابتدا میں فقہاء کا زیادہ تر انحصار نصوص اور جزئی احکام پر تھا، تاہم جیسے جیسے معاشرتی حالات پیچیدہ ہوتے گئے، عقل اور فطرت کی روشنی میں شریعت کے مقاصد کو سمجھنے کی ضرورت شدت اختیار کرتی گئی۔ زیرِ نظر مقالہ اسی پس منظر میں یہ سوال اٹھاتا ہے کہ:

1. مقاصدِ شریعہ کے تعین میں عقل کا کیا کردار ہے؟
2. فطرتِ انسانی کس حد تک شریعت کے مقاصد کی رہنمائی کرتی ہے؟

3. قدیم اور جدید علماء کے مابین اس حوالے سے کیا فکری فرق یا تسلسل پایا جاتا ہے؟

مقاصدِ شریعہ کا مفہوم اور ارتقائی پس منظر

لفظ مقاصد، قصد سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ارادہ، ہدف اور غایت کے ہیں۔ اصطلاحاً مقاصدِ شریعہ سے مراد وہ اعلیٰ اغراض اور حکمتیں ہیں جو شارع نے احکامِ شرعیہ کے ذریعے پیشِ نظر رکھی ہیں۔ امام شاطبی لکھتے ہیں:

الشريعة إنما وضعت لمصالح العباد في العاجل والآجل۔[1]

شریعت انسانوں کے دنیوی واخروی مصالح کے لیے نازل کی گئی ہے۔

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت انسانی مصالح کی بھرپور رعایت رکھتی ہے۔ ان مصالح میں چاہے دینی مصالح ہوں یا دنیاوی۔

مقاصد کی اقسام

علماء نے مقاصدِ شریعہ کو عموماً تین درجوں میں تقسیم کیا ہے:

- ضروریات (دین، جان، عقل، نسل، مال کا تحفظ)
- حاجیات
- تحسینیات

یہ تقسیم عقل اور فطرت دونوں سے ہم آہنگ ہے، کیونکہ انسانی فطرت بھی انہی بنیادی ضروریات کے گرد گھومتی ہے۔[2]

قدیم فقہی مکاتب اور مقاصدی منہج

اسلامی فقہ کے قدیم مکاتب فکر محض جزوی احکام کے مجموعے نہیں بلکہ ان کے پس منظر میں ایک گہرا مقاصدی شعور کار فرما رہا ہے۔ اگرچہ "مقاصدِ شریعت" بطور مستقل علم بعد کے ادوار میں منظم ہوا، لیکن اس کے عملی اور فکری عناصر ابتدا ہی سے مختلف فقہی مکاتب میں موجود رہے۔ ہر فقہی مکتب نے عقل، فطرت اور مصلحت کو اپنے اپنے اصولی سانچے میں سمو کر شریعت کے مقاصد کو سمجھنے اور نافذ کرنے کی کوشش کی۔

امام شافعیؒ اور تعلیلِ احکام

اگرچہ امام شافعی کو عموماً نص پر زور دینے والا فقیہ سمجھا جاتا ہے، تاہم وہ تعلیلِ احکام کے منکر نہیں تھے۔ ان کے نزدیک احکامِ شرعیہ کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہوتے ہیں عقل ان حکمتوں کو سمجھنے میں معاون ہوتی ہے۔ امام شافعی کے اصولِ قیاس کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ حکم کی علت معلوم ہو تو اسے مشابہ صورتوں پر منطبق کیا جا سکتا ہے۔ یہ دراصل عقل کے استعمال کا ایک منضبط طریقہ ہے، جو مقاصدِ شریعہ کے فہم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔[3]

امام ابو حنیفہؒ اور استحسان

امام ابو حنیفہؒ نے استحسان کو فقہی منہج میں اہم مقام دیا۔ ان کے نزدیک استحسان کی حقیقت یہ ہے کہ ظاہر قیاس کو ترک کر کے ایسے حکم کو اختیار کیا جائے جو عدل، آسانی اور انسانی فطرت کے زیادہ قریب ہو۔ یہ منہج واضح کرتا ہے کہ عقلِ فقہی مقاصد کی روشنی میں فیصلے کرتی ہے۔ فطرتِ انسانی کو مشقت سے بچانا شریعت کا مقصد ہے۔[4]

امام مالکؒ اور مصالحِ مرسلہ

امام مالکؒ نے مصالحِ مرسلہ کو شرعی دلیل کے طور پر قبول کیا، بشرطیکہ وہ نص کے مخالف نہ ہوں، انسانی مصلحت سے ہم آہنگ ہوں، مصالحِ مرسلہ کا تعلق براہِ راست عقلِ اجتماعی فطرتِ انسانی سے ہے، کیونکہ یہ وہ مصالح ہیں جن پر انسانی معاشرہ فطری طور پر متفق ہوتا ہے۔[5]

سلطان العلماء امام عزبن عبد السلامؒ

امام عزبن عبد السلام کو فقیہ المقاصد کہا جاتا ہے۔ انہوں نے واضح طور پر فرمایا:

الشريعة كلها مصالح: إما درء مفاسد أو جلب مصالح۔[6]

شریعت ساری کی ساری مصالح ہی ہے۔ یا تو مفاسد کو دور کرنا یا منفعت کو حاصل کرنا۔

ان کے نزدیک تمام احکام کا مدار نفع و ضرر پر ہے۔ عقل انسان کو ان مصالح و مفاسد کے ادراک کی صلاحیت دیتی ہے۔ انہوں نے مصلحت کی درجہ بندی بھی پیش کی، جو بعد میں مقاصدِ شریعہ کی بنیاد بنی۔

فخر الدین رازیؒ اور عقل کلامی

امام رازیؒ نے عقل کو اصولی مباحث اور احکام کی حکمتوں کے فہم میں بنیادی مقام دیا۔ اگرچہ وہ نص کی بالادستی کے قائل تھے، لیکن ان کے نزدیک عقل کے بغیر شریعت کی حکمت سمجھنا ممکن نہیں یہ موقف مقاصدی فکر کی عقلی بنیاد فراہم کرتا ہے۔[7]

امام آمدیؒ اور علت و مصلحت

امام سیف الدین آمدیؒ نے علت کو محض ظاہری وصف نہیں بلکہ مقصد سے جڑا ہوا وصف قرار دیا ان کے نزدیک عقل کا کام علت کے پیچھے موجود مقصد کو دریافت کرنا ہے، یہی مقصد مقاصدِ شریعہ کا حصہ بنتا ہے۔[8]

امام قرطبیؒ اور تفسیرِ مقاصدی

امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں احکام کی حکمتیں اور انسانی فطرت سے ان کی مطابقت کو نمایاں کیا ہے۔ ان کے نزدیک صحیح عقل اور صحیح فطرت کبھی صحیح نص کے خلاف نہیں ہوتیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ شریعت فطرت کی تکمیل کے لیے آئی ہے، اس کی نفی کے لیے نہیں یہ نظریہ مقاصدِ شریعہ میں فطرت کے کردار کو مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔[9]

تعینِ مقاصد میں عقل کا کردار: قدیم علماء کی نظر میں

اسلام عقل کو وحی کے مقابل نہیں بلکہ اس کا معاون سمجھتا ہے۔ قرآنِ کریم میں بار ہا تفکر، تعقل اور تدبر کی دعوت دی گئی ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ عقل شریعت کے فہم کا اہم ذریعہ ہے۔ آئندہ سطور میں قدیم علماء کی آراء پیش کی جاتی ہیں۔

امام غزالی کا نقطۂ نظر

امام غزالی نے عقل کو مقاصد کے ادراک کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ شریعت کے تمام احکام کسی نہ کسی مصلحت کے گرد گھومتے ہیں۔ ان کے نزدیک عقل ان مصالح کو پہچاننے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، البتہ وہ نص کے تابع رہتی ہے۔[10]

امام شاطبی اور مقاصدی فکر

امام شاطبی کو باقاعدہ علمِ مقاصد کا بانی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے عقل کو کلی اصول اخذ کرنے جزئی نصوص کو مجموعی مقصد کے

تحت سمجھنے میں کلیدی حیثیت دی۔ ان کے مطابق اگر کسی جزئی حکم کا ظاہری اطلاق کلی مقصد سے متصادم ہو تو عقل کے ذریعے مقصد کو ترجیح دی جائے گی، بشرطیکہ نص قطعی نہ ہو۔[11]

تعینِ مقاصدِ شریعہ میں فطرت کا کردار: قدیم علماء کی نظر میں

اسلامی فکر میں فطرت سے مراد وہ طبعی اور اخلاقی ساخت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا۔[12]

اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔

یہ آیت اس امر کی دلیل ہے کہ شریعت اور انسانی فطرت میں بنیادی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اسی ہم آہنگی کی بنیاد پر فقہاء نے فطرت کو مقاصدِ شریعہ کے فہم کا اہم ذریعہ قرار دیا۔

فطرت اور مقاصدِ شریعہ کا تعلق

مقاصدِ شریعہ دراصل انسانی فطرت کے بنیادی تقاضوں کا شرعی اظہار ہیں۔ مثال کے طور پر تحفظِ جان، فطری بقاء کا متقاضی ہے۔ تحفظِ عقل کے نتیجے میں فطری شعور وادراک حاصل ہوتا ہے۔ تحفظِ نسل، بقائے نسل کا ذریعہ ہے اور تحفظِ مال، فطری ملکیت کا احساس اجاگر کرتا ہے۔ یوں تقریباً تمام مقاصد فطرت سے ہم آہنگ اور ایک دوسرے کو تقویت دینے کا باعث نظر آتے ہیں۔ یہ تمام مقاصد انسانی فطرت میں راسخ ہیں، جنہیں شریعت نے منظم اور محفوظ بنایا ہے۔[13]

امام ابن قیم کا تصورِ فطرت

امام ابن قیمؒ نے فطرت کو مقاصدِ شریعہ کے فہم میں مرکزی حیثیت دی۔ وہ لکھتے ہیں:

الشريعة مبناها وأساسها على الحكم ومصالح العباد في المعاش والمعاد۔[14]

شریعت کی بنیاد معاش و معاد میں بندوں کی مصلحت اور حکمت پر ہے۔

ان کے نزدیک ہر وہ حکم جو عدل، رحمت، حکمت اور مصلحت پر مبنی ہو، شریعت کا حصہ ہے اور جو ان اصولوں سے متصادم ہو، وہ شریعت نہیں ہو سکتا۔ یہ تصور فطرتِ سلیمہ کی ترجمانی کرتا ہے، کیونکہ ظلم، بے اعتدالی اور فساد انسانی فطرت کے منافی ہیں۔

فطرت بطور معیارِ ترجیح

قدیم علماء نے فطرت کو تعارضِ دلائل میں ترجیح کا ذریعہ اور عرفِ صحیح کے تعین کا معیار قرار دیا۔ عرفِ صحیح وہ ہے جو فطرتِ سلیمہ سے متصادم نہ ہو، اور یہی عرف مقاصدِ شریعہ کے استنباط میں معاون بنتا ہے۔

عقل اور فطرت کی حدود: قدیم فقہی فکر

قدیم علماء عقل اور فطرت کی اہمیت کے باوجود ان کی حدود متعین کرتے ہیں۔ عقل نصِ قطعی کے خلاف مستقل حکم نہیں لگا سکتی فطرت اس وقت معتبر ہے جب وہ مسخ شدہ نہ ہو اور خواہشِ نفس سے آلودہ نہ ہو۔ امام شاطبی کے مطابق عقل نقل کے تابع ہے اس سے متقدم نہیں۔ یعنی عقل کی حیثیت رہنمائی کی ہے، حاکمیت کی نہیں۔[15]

تعینِ مقاصدِ شریعہ میں عقل وفطرت کا کردار: جدید علماء کی نظر میں

علامہ محمد الطاہر ابن عاشور کا مقاصدی منہج

علامہ محمد الطاہر ابن عاشور جدید مقاصدی فکر کے سب سے نمایاں مفکر مانے جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک مقاصدِ شریعہ کا استنباط صرف جزئی نصوص سے نہیں بلکہ عقلِ کلی اور فطرتِ انسانی کے جامع مطالعے سے ہوتا ہے اور وہ فطرت کو شریعت کا مستقل مصدر تو نہیں، لیکن مقاصد کی شناخت کا بنیادی قرینہ قرار دیتے ہیں۔ ابن عاشور کے مطابق آزادی، عدل اور مساوات یہ سب فطری اقدار ہیں، اور شریعت کے اعلیٰ مقاصد میں شامل ہیں۔ ابن عاشور جدید مقاصدی فکر کے مرکزی ستون ہیں۔ ان کے نزدیک مقاصدِ شریعہ صرف فقہی احکام کی علت نہیں بلکہ شریعت کا کلی فلسفہ ہیں عقل انسانی کو شارع کے عمومی رجحان (General Will of the Lawgiver) کو سمجھنے کا ذریعہ ہونا چاہیے فطرتِ انسانی شریعت کے مقاصد کی فطری بنیاد ہے۔

انہوں نے آزادی، مساوات، انسانی وقار اور تمدنی مصلحت کو نئے مقاصدِ کلیہ کے طور پر پیش کیا، جو قدیم فہرست (ضروریات خمسہ) کی توسیع ہے۔ ابن عاشور کے مطابق اگر کوئی فقہی رائے انسانی فطرت سے مسلسل ٹکرا رہی ہو تو اس پر نظرِ ثانی ناگزیر ہے۔[16]

علّال الفاسی کا تصورِ مقاصد

علّال الفاسی نے مقاصدِ شریعہ کو "انسانی کرامت اور اجتماعی عدل" سے جوڑ دیا۔ ان کے نزدیک عقل عصری مسائل کو سمجھنے کا ذریعہ ہے۔ فطرت ان مسائل کے حل میں اخلاقی سمت فراہم کرتی ہے انہوں نے جدید ریاست، انسانی حقوق اور سماجی انصاف کو مقاصدِ شریعہ کے دائرے میں سمجھنے کی کوشش کی۔ علّال الفاسی نے مقاصدِ شریعہ کو انسانی کرامت اور اجتماعی عدل سے جوڑا۔ عقل شریعت کے سماجی پہلو کو سمجھنے کا ذریعہ ہے۔ فطرت انسان کو عدل، آزادی اور عزت کی طرف مائل کرتی ہے جدید ریاست، آئین اور قانون سازی میں مقاصدِ شریعہ بنیادی رہنما اصول بن سکتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ مقاصدِ شریعہ کو جامد فقہی سانچوں سے آزاد کر کے اجتماعی سطح پر نافذ کیا جانا چاہیے۔[17]

شیخ یوسف القرضاوی اور مقاصدِ شریعت

شیخ قرضاوی نے فقہ المقاصد کو ایک باقاعدہ فقہی منہج کی صورت دی۔ ان کے نزدیک عقل جزئی نصوص کو کلی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ کرتی ہے۔ فطرتِ انسانی آسانی، توازن اور اعتدال چاہتی ہے شریعت کا اصل مزاج تیسیر ہے، نہ کہ تعسیر انہوں نے بارہا اس بات پر زور دیا کہ مقاصد سے غفلت فقہ کو سخت اور غیر مؤثر بنا دیتی ہے۔[18]

حاصلِ بحث

مذکورہ مقالہ مقاصدِ شریعت کے تعین اور استنباط میں عقل اور فطرتِ انسانی کے کردار کا تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے۔ شریعتِ اسلامی محض احکام و قوانین کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر نظامِ حیات ہے جس کا بنیادی مقصد انسان کی دینی و دنیوی فلاح، اخلاقی بالیدگی اور اجتماعی توازن کا قیام ہے۔ اسی تناظر میں عقلِ انسانی اور فطرتِ سلیمہ کو ایسے معاون اصولوں کے طور پر شمار کیا گیا ہے جو نصوصِ شرعیہ کی تفہیم اور ان میں مضمر حکمتوں تک رسائی میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں، البتہ ان کی حیثیت نص کے تابع اور اس کے دائرے میں محدود رہتی ہے۔ مقالہ میں مقاصدِ شریعت کے فکری ارتقاء کو تاریخی تسلسل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ متقدمین

فقہاء، خصوصاً امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعیؒ کے ہاں عقل اور فطرت کا استعمال اگرچہ محتاط اور منضبط انداز میں ملتا ہے، تاہم وہ احکامِ شرعیہ کے پسِ پردہ مصالح اور علل کی تفہیم میں ان دونوں کو نظر انداز نہیں کرتے۔ بعد کے ادوار میں امام شاطبیؒ نے مقاصدِ شریعت کو ایک باقاعدہ علمی نظام کی صورت میں پیش کیا، جس میں عقلِ سلیم اور فطرتِ مستقیمہ کو انسانی مصالح کے ادراک کا مؤثر ذریعہ قرار دیا گیا، اور شریعت کے کلی مقاصد کو منظم انداز میں واضح کیا گیا۔ مزید بر آں، متاخرین اور معاصر علماء، جیسے ابن عاشور، علال الفاسی اور یوسف القرضاوی، نے مقاصدِ شریعت کے دائرے کو وسعت دیتے ہوئے انسانی وقار، سماجی عدل اور تہذیبی و تمدنی مصالح کو بھی اس میں شامل کیا ہے۔ ان کے نزدیک عقل اور فطرت محض تشریحی ذرائع نہیں بلکہ عصری چیلنجز کے تناظر میں شریعت کی تطبیق اور مؤثر نفاذ کے لیے ناگزیر اصول ہیں۔ مذکورہ موضوع پر تحقیق اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ عقل، فطرت اور نص کے باہمی امتزاج کے بغیر نہ تو مقاصدِ شریعت کی صحیح تفہیم ممکن ہے اور نہ ہی ان کا عملی اطلاق۔ یہی امتزاج شریعت کو ہر زمانے میں قابلِ عمل اور بامعنی بناتا ہے۔

سفارشات

- اسلامی قانونی تعلیم میں شریعت کے مقاصد کو سمجھنے کے لیے عقل اور انسانی فطرت کو نصوص پر صرف انحصار کرنے کی بجائے شامل کیا جائے۔
- علماء اور فقہاء کو چاہیے کہ موجودہ سماجی، اقتصادی اور سیاسی مسائل میں مقاصدی نقطہ نظر اپنائیں تاکہ شرعی احکام انصاف، فلاح اور انسانی عظمت کے مطابق ہوں۔
- فقہ کی تعلیم میں کلاسیکی اور جدید علماء کے مقاصدی نظریات کا تقابلی مطالعہ شامل کیا جائے تاکہ طلبہ کو شریعت کے مقاصد کی جامع سمجھ حاصل ہو۔
- مسلم معاشروں میں قانونی فریم ورک ترتیب دیتے وقت انسانی فطرت اور اخلاقی اصولوں کو مدنظر رکھا جائے تاکہ شریعت کے روح اور نص دونوں کے مطابق قوانین بنیں۔
- موجودہ دور میں انسانی حقوق، سماجی انصاف اور ریاستی قوانین کے تناظر میں مقاصد شریعت کی توسیع اور ان پر تحقیق جاری رکھی جائے تاکہ شرعی اصول جدید ضروریات کے ساتھ ہم آہنگ ہوں۔

حوالہ جات وحواشی

1 الشاطبی، ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ، الموافقات، (قاہرہ: دار الحدیث، 2001ء)، 1/10۔

2 الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1995ء)، 1/35۔

3 ابن القیم، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر، اعلام الموقعین، (ریاض: دار السلام، 2001ء)، 1/23۔

4 ایضاً۔

5 ایضاً، 2/57۔

6 احمد الریسونی، الدکتور، نظریة المقاصد عند الامام الشاطبی، (الرباط: المعہد العالمی للفکر الاسلامی، 1995ء)، 1/86۔

7 ایضاً۔

8 الآمدی، علی بن محمد، الا حکام فی اصول الا حکام ،(بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2005ء)، 1/78۔

9 القرطبی، محمد بن احمد الانصاری، الجامع لاحکام القرآن ،(قاہرہ: دار الکتب المصریہ، 1964ء)، 4/120۔

10 الریسونی، نظریة المقاصد عند الامام الشاطبی، 1/66۔

11 ایضاً۔

12 سورۃ الروم 30:30۔

13 الآمدی، الا حکام فی اصول الا حکام، 2/178۔

14 ابن القیم، اعلام الموقعین، 2/113۔

15 الشاطبی، الموافقات، 1/150۔

16 ابن عاشور، محمد الطاہر، مقاصد الشریعة الاسلامیه، (عمان: دار النفائس، 2001ء)، 1/45۔

17 الفاسی، علال، مقاصد الشریعة الاسلامیه و مکارمہا، (الدار البیضاء: دار الغرب الاسلامی، 1993ء)، 1/67۔

18 القرضاوی، یوسف، فقه المقاصد: مقاصد الشريعة المتصلة بالاحكام الشرعية، (قاہرہ: دار الشروق، 2008ء)، 1/47۔